



اُسوۂ فاروقی

اسلامی عدل و مساوات

فاروق اعظمؓ نے ایک مرتبہ حج کے موقعہ پر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اے لوگو! میں نے اپنے تمام گورنروں اور عمّال کو اس لئے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ یہ حق کو قائم کریں اور تمہارے مال، تمہاری جان، تمہاری عزت و آبرو کی حفاظت کریں ان حکام کو اس واسطے نہیں بھیجا ہے کہ یہ تم کو تکالیف پہنچائیں اور تمہاری جان و آبرو سے کھیلیں، لہٰذا ان میں سے اگر کسی نے تم پر کوئی ظلم کیا ہو یا ستم ڈھایا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ یہیں اٹھ کر تفصیل بیان کرے۔ اس اعلان کے بعد ایک آدمی نے اٹھ کر کہا۔ امیر المومنین! آپ کے فلاں گورنر نے مجھے سو کوڑے مارے ہیں فوری تفتیش کے بعد آپ نے حکم دیا کہ تم اٹھ کر یہیں بدلہ لے لو"

کاش! ہمارے موجودہ حکمران بھی ایسی مثالیں قائم کر سکتے ---!

۱۹ اپریل ۱۹۸۵ء

۲/- روپے



انتظار حسین اسعد قادری

دعا کا مقام اور اس کی عظمت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْئٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں کوئی چیز اور کوئی عمل دعا سے زیادہ عزیز نہیں۔ (جامع ترمذی سنن ابن ماجہ)

تشریح: جب یہ معلوم ہو چکا کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے اور عبادت ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہو گئی کہ انسانوں کے اعمال و احوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رحمت و عنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت اسی میں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (الترمذی)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔

تشریح: عبادت کی حقیقت ہے اللہ کے حضور میں خضوع اور تذلّل اور اپنی بندگی و محتاجی کا مظاہرہ اور دعا کا جزو و کُل اور اوّل و آخر اور ظاہر و باطن یہی ہے اس لئے دعا بلا شبہ عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ کو سوالوں اور دعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندے اس سے عافیت کی دعا کریں۔ یعنی کوئی دعا اللہ تعالےٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی)

تشریح: دنیا میں کوئی نہیں ہے جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہو۔ ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑ جاتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ ایسا رحیم و کریم اور بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اسے پیار آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۳۰ شمارہ ۴۲

رئیس الادارہ
حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ
انتظار حسین اسعد قادری

بدل اشتراک
فی کاپی: -/۲ روپے
پاکستان میں بذریعہ ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے -/۸۰ روپے
ششماہی ۲۶ شمارے -/۴۵ روپے

۲۷ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ

نقطۂ نظر

نئی قیادت

• پرانی توقعات

جنرل محمد ضیاء الحق منتخب صدر، جناب محمد خان جونیجو وزیر اعظم کی حیثیت سے اور چاروں وزرائے اعلیٰ اپنے اپنے عہدوں کا حلف اٹھا چکے ہیں۔ وفاقی کابینہ تشکیل پا چکی ہے اور ممکن ہے ان سطور کی اشاعت تک صوبائی وزارتوں کے بعض امیدوار بھی اپنی "منزل مقصود" تک پہنچنے میں کامیاب ہو چکے ہوں گے۔ نئی قیادت، پرانی قوم، نئے جال اور بعض پرانے شکاری بھی اس غیر جماعتی الیکشن ۸۵ء کی دوڑ میں آگے نکل آئے ہیں۔ سنا ہے کہ نوجوان اور نئی قیادت برسرِ اقتدار آئی ہے جن کی رگوں میں دوڑنے والا تازہ خون سہانے خوابوں میں بسنے والی قوم کو مسائل و مشکلات کے بھنور سے نکال کر برکنار سلامتی لے آئے گا۔ اتنا بھی ہو جائے تو بہت ہے۔ گمان تو نیک ہی رکھنا چاہئے مگر جس کھیپ کی تھوک کے حساب انتخابی بداعتدالیوں یعنی الیکشن میں متعینہ حدود سے کھلم کھلا تجاوز کر کے پانی کی طرح روپیہ بہانے کے باعث صدر مملکت کو انہیں بچانے کے لئے قوانین میں تبدیلی کرنا پڑی وہ اپنی حیاتِ اقتدار میں قومی ملّی اور اخلاقی اقدار میں خود کو ڈھالنے کے بجائے اپنے مفاد اور بچاؤ کے لئے کیا کچھ نہیں بدل ڈالیں گے!

ناشر: مولانا عبیداللہ انور • مقام: اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور • مطبع: شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

اس ضمن میں کوئی حوصلہ افزا توقعات نہیں ہیں اس لئے کہ:

خشتِ اوّل چوں نہد معمارِ کج
تا ثریّا مے رود دیوارِ کج

جو لوگ غریبوں کا خون چوس چوس کر اپنے شیش محل تعمیر کرتے ہیں وہ خالصتاً ملک و قوم کی خدمت کے پاک جذبے سے سرشار ہو کر لاکھوں روپیہ انتخابات پر صَرف کر دیں اور ان کے پیشِ نظر صِرف اور صِرف دین کی بالادستی کا قیام اور عدل و انصاف کی اعلیٰ اقدار کے تحفظ جیسے بلند مقاصد ہوں یہ مشکل تر امر ہے۔ دلِ ناداں کو تسلّی تو دی جا سکتی ہے مگر واقعاتی دنیا میں ایسا ہونا قریباً ناممکن ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض اچھے لوگ بھی سینٹ اور اسمبلیوں میں منتخب ہوئے ہیں مگر یہ بھی لائقِ تسلیم حقیقت ہے کہ روایتی وڈیروں اور چوہدریوں، سرمایہ داروں کے علاوہ بعض متعصّب فرقہ پرست عناصر بھی نمائندہ اداروں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور کچھ چہرے تو بڑے مناصب پر جلوہ افروز ہو چکے ہیں۔ یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ ان عناصر کو یہاں تک پہنچانے میں بائیکاٹ کمیٹی" کی بھی بڑی خدمات ہیں جس نے اچھے لوگوں کو انتخاب میں حصّہ نہ لینے اور پھر اسے ووٹروں کو ووٹ نہ دینے کی ترغیب دی۔ ان کی زہرناکیوں سے ملک و ملت کو اللہ تعالےٰ بچائے گا مگر یہ لوگ جب تک برسرِ اقتدار رہیں گے ان کی محلاتی سازشوں اور جوڑ توڑ سے پاکستانی عوام کی امنگوں کا خون ہوتا رہے گا — تاہم ملک و ملّت کا صحیح درد رکھنے والے منتخب نمائندوں اور شرکائے اقتدار پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہو چکی ہیں ہم ان کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے ملّی فرائض سے بطریقِ احسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ پوری قوم کو ان سے نہایت نیک توقعات ہیں۔ کسی نااہل کی رہبری اور لیڈری کے نقصانات سے اللہ تعالیٰ پاکستان کو محفوظ رکھے۔ صحابیِ رسولؐ فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں "ایک ہزار لائقوں کی غلطی سے اس قدر نقصان نہیں ہوتا جتنا ایک نالائق کے صاحبِ اختیار بن جانے سے ہوتا ہے۔

وزیرِ اعظم جناب محمد خاں جونیجو بڑے زیرک اور ٹھنڈے دل و دماغ کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ہمارے نزدیک آنے والا وقت ان کے لئے اپنے دامن میں بڑے چیلنج لا رہا ہے۔ داخلی اور خارجی اعتبار سے انہیں بڑے نازک مسائل کا سامنا کرنا ہوگا۔ قادیانیوں اور کمیونسٹوں کے علاوہ خارجی اشاروں پر امن شکن تحریکیں چلانے والے عناصر بھی اس صورت حال سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ مگر ایک بات صدر مملکت اور جناب وزیر اعظم کی خدمت میں عرض کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ مارشل لاء کے ڈنڈے والی حکومت کو آٹھ سال تک اسلامیان پاکستان نے صرف اس لئے برداشت کئے رکھا ہے کہ فوجی حکمران ملک کے اساسی نظریہ سے اپنی گہری وابستگی اور اسلامی نظامِ حیات کی حکمرانی قائم کرنے کا عزم نہایت تسلسل کے ساتھ اعلان و اعادہ کرتے رہے ہیں۔ پاکستان کے مسلمان ممکن ہے اب بھی بے روزگاری مہنگائی، انتظامی عدم استحکام آئینی مسائل اور اپنی گوناگوں

(باقی ۱۲ پر)



عمارتیں کھڑی رہتی ہیں اور بنانے والے دفن ہو جاتے ہیں

انسان بندۂ مخلوق نہیں، بندۂ خدا ہے

بندگی کا حق ادا کرنا دنیا میں آنے والے ہر شخص کا فرض ہے

امام الہدیٰ وارثِ اسلاف مرشدِ حق حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کے ارشادات

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

(ارشاد ہوگا) اے اطمینان والی روح! اپنے رب کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو اور میری جنت میں داخل ہو۔

حضرات محترم! یہ دنیا آنی جانی اور فانی ہے۔ یہاں کوئی ہمیشہ نہیں رہے گا۔ جو آیا ہے اس کا آنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ چلا جائے گا۔ باقی رہنے والی ذات صرف اللہ کی ہے۔ دنیا میں ہر کوئی نئی عمارت بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ عمارتیں بنتی رہتی ہیں کچھ کھڑی بھی رہتی ہیں مگر بنانے والے بالآخر منوں مٹی تلے دفن ہو جاتے ہیں۔ موت ہی وہ حقیقت ہے جس کا انکار کرنے کی آج تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ مگر اس کے باوجود انسان اپنی آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈال لیتا ہے اور دنیا بنانے میں مست ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ انسان دنیا میں اچھی سے اچھی زندگی بسر کرنے اور دنیا کو بنانے سنوارنے میں وقت صرف کرتا رہتا ہے اور دنیا اس کو نکالنے کے وقت کا انتظار کرتی رہتی ہے

یہ رواں عدم کو ہے کارواں
پر آگے پیچھے ہیں سب رواں
چلے جا رہے ہیں کشاں کشاں
کوئی قید پیر و جواں نہیں

مگر اس کے باوجود یہ دنیا اور نظامِ کائنات عبث اور فضول نہیں۔ اللہ تعالےٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی کوئی چیز، اس کا کوئی کام حکمت اور مقصدیت سے خالی نہیں ہے۔

مومن وہ ہے جو کائنات کی حقیقتوں پر غور و فکر کرے۔ اپنی اور کائنات کی تخلیق کے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اس بات کو سمجھے اور تسلیم کرے کہ یہ سیارگانِ سماوی سورج چاند ستارے پہاڑوں کے سینہ میں مدفون معدنیات کے ذخائر، آبشاروں کا شور، دریاؤں کا بہاؤ، صحراؤں کی وسعتیں اور سمندروں کی طغیانیاں یہ سب کچھ اللہ تعالے نے انسان کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ کائنات کی تسخیر و تعمیر کرے آگ، پانی، بجلی ہوا ہر چیز کو اپنے جائز مقاصد کے لئے استعمال کرے اور اپنے مسائل و مشکلات حل کرے۔

کائنات کی ہر چیز انسان کے لئے ہے مگر انسان ان کے لئے نہیں ہے۔ انسان کو اللہ تعالے نے اپنے لئے پیدا کیا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنی جنوں اور انسانوں کو ہم نے اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان بندۂ مخلوق نہیں بندۂ خدا ہے اسے چاہیئے کہ بندگی کے تقاضوں کو پہچانے اور بندگی کا حق ادا کرے ۔

بندہ آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

انسان دنیا کو خوش رکھنے اور اپنے نفس کی چاہتیں پوری کرنے کے لئے اپنے رب، رسول کے حکموں پر عمل نہیں کرتا۔ دین کے خلاف اس لئے عمل کرتا ہے تاکہ اپنی الٹی عقل کے مطابق دنیا کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ اسے داڑھی رکھنے، شادی بیاہ کی رسمیں چھوڑنے میں شرم محسوس ہوتی ہے حالانکہ اگر وہ شرمندگی سے بچنا چاہتا ہے تو اسے قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ساری مخلوق کے سامنے شرمندگی اٹھانے سے بچنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جب کوئی دنیا کی نظروں سے چھپ کر گناہ کرتا ہے تو قدرت کہتی ہے اے بندے! تو نے اپنے رب کو دنیا سے بھی کمتر جانا کہ تو نے لوگوں کی نظروں سے تو چھپنے کی کوشش کی مگر یہ احساس نہ کیا کہ میرا رب بھی مجھے دیکھ رہا ہے۔ امام مظلوم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالے کی نافرمانی کرے اور اس کے حکموں کے خلاف زندگی گذارے اس کو چاہیئے کہ خدا کی کائنات سے باہر نکل جائے۔ اگر اس حقیقت پر ایمان کی اللہ تعالے نے توفیق بخشی ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور ساری کائنات اس نے بنائی ہے وہی اس کا مالک ہے تو پھر یہ بھی مان لیجئے کہ اس کے حکموں کی تعمیل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ مطہرہ کی پیروی کے بغیر گذارہ نہیں۔ جو شخص اپنے نقصان سے ڈرتا ہے بیوی بچوں، دوستوں رشتہ داروں، اپنے افسروں اور حاکموں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر دین و شریعت پر عمل نہیں کرتا اس کا مطلب ہے کہ اسے اور سب کا ڈر ہے صرف اللہ کا ڈر خوف نہیں ہے اس کا اسلام کا دعویٰ محض دکھاوا ہے۔ اللہ تعالے تمام مسلمانوں کو ریاکاری سے بچائے۔ ریاکاری

انسان دنیا بنانے میں
—وقت صرف کرتا رہتا ہے—
اور دنیا اسے کو نکالنے کے
—وقت کے انتظار میں رہتی ہے—

شرک خفی ہے اور شرک ناقابلِ معافی جرم ہے خواہ کسی پیغمبر کا باپ یا بیٹا کیوں نہ شرک کرے وہ خدا کے عذاب سے نہ بچ سکے گا۔

بہرحال یہ دنیا مسافرخانہ ہے۔ جس کے جانے کا نمبر جب آگیا وہ چلا جائے گا، نہیں رہے گا۔ قیامت کے دن فیصلے ہو جائیں گے اور اس سے پہلے عالم برزخ ہے دونوں جگہ نیک اعمال کی برکت سے اللہ کا فضل کام آئے گا۔ برزخی زندگی میں روح کے ساتھ ان اعمال کا تعلق قائم رہتا ہے جو دنیا میں انسان کرکے گیا ہو۔ اگر کسی نے قرآن پاک حفظ کرنے کا ارادہ کیا مگر پورا قرآن مجید یاد کرنے سے پہلے مر گیا تو فرشتے اسے یاد کرائیں گے اگر کسی نے خودکشی کی ہے تو جس طریقہ سے اس نے اپنی جان کو قتل کیا ہے۔ وہی تکلیف اسے ضرور ملتی رہے گی۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں اللہ کا ڈر اور خوف پیدا کرلے اور اس کی حاکمیت کبریٰ پر ایمان رکھے تو نجات ہو جائے گی۔

حدیث میں آتا ہے کہ پہلی امتوں میں سے ایک شخص کی زندگی گناہوں اور معصیتوں میں گذری مگر دل میں اللہ پر پختہ ایمان اور اس کی گرفت کا ڈر اور خوف موجود تھا اس لئے جب اس کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ساری زندگی جیسے میری زندگی گذری ہے مجھے معلوم ہے اب اگر میں فرشتوں کے قابو آگیا تو میرا بُرا حشر ہوگا۔ بس ایک ہی صورت ہے کہ تم میرے انتقال کے بعد میری لاش کو جلا ڈالو اور میرے جسم کی راکھ کو سمندر، صحراؤں جنگلوں میں دُور دُور بکھیر دو۔ مگر اللہ تعالے نے پانی اور ہوا کو اس کے جسم کی راکھ ایک جگہ جمع کرنے کا حکم دے دیا۔ اس سے سوال ہوا کہ تو نے خلاف شریعت یہ حرکت کیوں کی۔ اس نے جواب دیا۔ "محض اللہ کے خوف سے"۔ اللہ تعالے نے فرمایا "اگر یہ مجھ سے ڈرتا ہے اور میرے ڈر کی وجہ سے اس نے ایسا کیا ہے تو میں اسے معاف کرتا ہوں"۔

اندازہ فرمائیں اللہ تعالے کی رحمت کا۔ یہ ہے کہ "رحمتِ حق بہانہ می جوید" ایسے رحیم و کریم رب کو جو شخص راضی کرنے کی کوشش کرے گا وہ اس سے راضی کیوں نہ ہوگا۔ جو اس کا نام لے گا وہ اس کی مدد کیوں نہ کرے گا؟ یہ ذکرِ الٰہی کی مجلس بھی اس کی رحمتوں کو اپنی گنہگار

(باقی ۱۲ پر)

بعض لوگ رسم و رواج چھوڑ کر دین پر عمل
اس لئے نہیں کرتے تاکہ دنیا کی نظروں میں
شرمندہ نہ ہوں۔ مگر آخرت کے دن کی رسوائی اور
اپنے رب کے سامنے شرمندگی اٹھانے سے نہیں ڈرتے۔

زندگی اور موت

کاٹتی ہے زندگی کے پاؤں کی زنجیر، موت
کیسے کیسے خوشنما خوابوں کی ہے تعبیر، موت
عمر بھر کی کش مکش کا ہاں یہی انجام ہے
زندگی اک خواب ہے، اس خواب کی تعبیر موت
اس سے بڑھ کر کون کر سکتا ہے شرح زندگی
ہے کتاب زندگی کی بہترین تفسیر موت
زندہ رہنے کی ہوس ہو بھی تو کس اُمید پر
جبکہ ہر اک سانس کے ہے، ساتھ دامن گیر موت
موت ہی ہر اک مریضِ غم کا ہے واحد علاج
ہر مرض کے واسطے ہے بالیقیں اکسیر موت
اے خدا! تیرے ہی ہاتھوں میں ہے موت اور زندگی
خوبرو ہے زندگی تو خوش نما تصویر موت
عقل و دانش کی ہر اک تدبیر پر غالب ہے یہ
زندگی تدبیر ہے آزاد! اور تقدیر موت

۲۷ فروری ۸۵ء ——— حکیم آزاد شیرازی

کوئی منتشر اور کمزور قوم باوقار حیثیت سے دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتی

روس پاکستان کو دھمکیاں دے رہا ہے مگر امریکہ کا رویہ بھی ٹھیک نہیں ہے

تمام کافر قومیں مسلمانوں کے مقابلہ میں ملّتِ واحدہ ہیں

پاکستان اپنے دفاع کے لئے توپ کا گولہ بھی بناتا ہے ——— تو یہود و ہنود کو وہ ایٹم بم نظر آنے لگتا ہے ———



جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۵ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۵

"اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں پسند کیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے۔ اسی نے تمہارا نام پہلے سے مسلمان رکھا تھا۔ اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسولؐ تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اللہ کو مضبوط ہو کر پکڑو وہی تمہارا مولیٰ ہے پھر کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔"

حضرات محترم! دینِ اسلام، دینِ جہاد اور دینِ اتحاد ہے۔ اگر ملّت متحد نہ ہو تو وہ نہ دشمن کے کفر اور ظلم کے خلاف جہاد کر سکتی ہے اور نہ ہی ایک باوقار قوم کی حیثیت سے زندہ رہ سکتی ہے۔ کسی جمعیۃ سے اللہ تعالےٰ کے دین کی فوج اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سنّت کی انقلاب آفرین مبلغ بننے کی توقع اس وقت تک وابستہ نہیں کی جا سکتی جب تک کہ وہ اصول اتحاد پر کاربند ہو کر مصروف جہاد نہ ہو۔ اور جہاد کیا ہے؟ جہاد کا مطلب ہے حق کے لئے کوشش اور جد و جہد، جہاں بھی ضرورت ہو اس کو انجام دیا جائے اور اس کے انجام دینے کی اپنے اندر صلاحیت پیدا کی جائے۔ مگر لوگوں نے جہاد کا معنیٰ قرار دیا ہے "لڑائی اور فساد"

جو اسلام میں حرام ہے اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو فتنہ باز اور فسادی قرار دیا ہے اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ۔ دین کے لئے اور حق کی بالادستی قائم کرنے کے لئے جو بھی کوشش کی جائے وہ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۔کی تعمیل شمار ہوتی ہے۔ کسی کو برائی کے نقصانات بتانا تاکہ وہ برائی سے باز آجائے اور نیکی کے فوائد واہمیت سمجھانا تاکہ دوسرا بھی اس پر عمل کرے یہ بھی جہاد ہے۔ تبلیغی جماعت بھی جو جدوجہد کرتی ہے وہ جہاد ہی کی ایک شکل ہے۔ اپنی غلط سوچ اور ناجائز خواہشات کو ترک کر کے راست فکر اور جائز امور کی راہ پر گامزن ہونا بھی جہاد ہے۔ اور ضرورت آپڑے تو سربکف ہو کر کفر کی فوجوں کو شکست دینے کے لئے میدان میں اترنا بھی جہاد ہے لیکن اس جہاد بالسیف کا مقصد بھی دین کی سربلندی اور امّت کا دفاع ہوتا ہے۔ ذاتی اقتدار، دوسروں پر تسلّط یا ملکی حدود کا پھیلاؤ جہاد کا مقصد نہیں ہوتا۔ اسلامی فوج کا ہر سپاہی مجاہد فی سبیل اللہ ہوتا ہے اور مجاہد جان دے کر دین اور آخرت کی سعادتوں کا تاجدار بن جاتا ہے۔ وہ فقط اللہ کی محبت سے سرشار ہوتا ہے۔ دنیا کی حیثیت اس کے سامنے پرِ کاہ کے برابر نہیں ہوتا ہے

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ ان کو
فقط اِک تری لذّتِ آشنائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ہوں یا محمد بن قاسمؒ، حضرت عمر بن العاصؓ ہوں یا محمود غزنویؒ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ ہوں یا طارق بن زیادؒ، حضرت مثنیٰؓ اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ ہوں یا سیّد احمد شہیدؒ، اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ اور امام شاہ ولی اللہؒ ہوں یا امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت لاہوریؒ یا حضرت مدنیؒ یہ سب حضرات لذّتِ آشنائی حق سے سرشار تھے، ان کا چلنا پھرنا، خوشی اور غمی، جینا اور مرنا سب کچھ اللہ کے لئے تھا۔ اسلام کے یہ تمام سپوت اس نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور متبع تھے جنہوں نے فرمایا اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ بے شک

ایک وقت وہ تھا جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے کفرستان ہند

کو اسلامی ہند بنایا تھا اور ایک دن آج کا ہے کہ جہاں وہ پیدا ہوئے

سیستان وسنجر میں روسی ٹینک دندناتے پھر رہے ہیں ـــــــــ

میری نماز اور میری قربانی (جہاد) اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔

کاش! ہمارے اندر ایک بار پھر محمد بن قاسم اور شہدائے بالاکوٹ کا جذبۂ جہاد پیدا ہو جائے۔ ایمان کی چنگاری پھر شعلہ بنے اور خرمنِ کفر کو جلا کر راکھ کر دے۔ کاش! ہم پھر طارق بن زیاد کی طرح اپنی کشتیاں جلا ڈالیں تاکہ ذلت وادبار اور دین سے دوری کی مسلمانوں پر تنی ہوئی سیاہ چادر ہٹ جائے۔

ایک وقت وہ تھا جب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیریؒ نے کفرستانِ ہند کو اسلامی ہند بنا دیا تھا اور یہ آج کا دن ہے کہ سیستان وسنجر جہاں وہ پیدا ہوئے وہاں روسیوں کے ٹینک دندناتے پھر رہے ہیں۔ تیس لاکھ انسانوں نے کمیونسٹ فوج کے مظالم سے بچنے کے لئے اپنے آباؤ اجداد کے وطن چھوڑ کر مجبوراً ہمارے ملک میں پناہ لی ہے اور اب روسی حکمران پاکستان کو بے وطن مہاجرین کی مدد سے دستبردار کروانے کے لئے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ادھر امریکہ کا رویّہ بھی پاکستان کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ ہندوستان پوری دنیا سے اسلحہ کے انبار جمع کر رہا ہے اور پاکستان اپنے دفاع کو مستحکم بنانے کے لئے توپ کا ایک گولہ بھی بناتا ہے تو یہود و ہنود کو وہ ایٹم بم نظر آنے لگتا ہے اور پوری دنیا میں ہنگامہ کھڑا کر دیا جاتا ہے آخر کیوں؟ اہنسا کے پوجاریوں کے لئے ایٹم بم بنانا اگر جائز ہے تو مسلمان جو جہاد پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے ناجائز کیوں ہے؟ امریکہ، روس، چین، فرانس، بھارت اور انسانیت کے سب سے بڑے دشمن اسرائیل کے پاس ایٹمی اسلحہ کی موجودگی اگر امن عالم کے تحفظ کی ضمانت ہے تو پاکستان یا عراق کی فوج کے پاس ایٹم بم آجانے سے دنیا کا امن کیوں تباہ ہو جائے گا؟ اصل بات یہ ہے کہ تمام غیر مسلم اقوام مسلمانوں کے مقابلہ میں الکفر ملّۃ واحدہ ہیں کوئی بھی نہیں چاہتا کہ اسلامی حکومتیں طاقتور ہوں اور اپنے حقوق کے لئے بڑی طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کے قابل ہو سکیں۔ ہماری ناکامیوں اور دشمنوں کی کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے دینی فرائض کو بھلا دیا ہے وقت کے تقاضوں کو نہیں پہچانا ضرورت کے مطابق اپنے دفاع اور دشمن کے مقابلہ کی تیاری نہیں کی اور خدا کی راہ میں جہاد کا جذبہ سرد پڑ گیا ہے۔ آپ بتائیں کہ اگر افغانستان کے دینی طبقے متحد ہوتے۔ ملکی سیاست پر ان کا غلبہ ہوتا تو روسی ایجنٹ وہاں برسرِ اقتدار کیسے آسکتے تھے؟ اگر افغانستان اسلامی ملک کی

کاش! ہم پھر طارق بن زیاد کی طرح کشتیاں

محمد بن قاسمؒ اور شہدائے بالاکوٹ کا جذبہ پھر

ہمارے اندر پیدا ہو جائے ـــــــــ

حیثیت سے طاقتور ملک رہتا۔ تو کیا روس کی فوجیں وہاں داخل ہو سکتی تھیں۔ روس کی فوجیں اسرائیل میں کیوں داخل نہیں ہو جاتیں۔ امریکہ کی فوجیں فرانس میں کیوں نہیں اتر آتیں۔ لبنان میں اسرائیل جب چاہتی ہیں خالہ کا گھر سمجھ کر کیوں داخل ہو جاتی ہیں۔۔۔؟ کمیونسٹ روس افغانستان سے واپس جانے کا کیوں نام نہیں لیتا؟ صرف اس لئے کہ مسلمان کمزور ہیں، عسکری قوت انہوں نے وہ مہیا نہیں کی جس کی آج ضرورت تھی۔ اور یہ آفاقی اصول ہے کہ کمزور قومیں اپنی آزادی زیادہ دیر تک برقرار نہیں رکھ سکا کرتیں۔ کسی قوم کی عسکری کمزوری اس کی بقا و سلامتی اور آزادی کو موت کے دروازے میں داخل کرنے کے لئے کافی ہوا کرتی ہے

تقدیر کے قاضی کا یہ فیصلہ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

اب ان حالات میں پاکستان پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور پاکستان کے اندر حکومت اور انتظامیہ کے علاوہ دینی طبقوں خصوصاً علماء حق کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنی صفوں کو منظم اور متحد کریں عوام کے دینی شعور کو بیدار کریں اور نئی قیادت کے لئے اسلامی اقدار کے خلاف (خدانخواستہ اگر ایسا ہو) چلنے کی تمام راہیں مسدود کر دیں اس لئے کہ ملک کی نظریاتی سرحدوں اور عوام کے دینی جذبات ہی کا اگر تحفظ باقی نہ رہا تو ملکی سرحدوں کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو خصوصاً دینی رہنماؤں اور مسلم حکمرانوں کو ملکی و ملی فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا ہمیں عزت کے ساتھ زندہ رکھے۔ آمین!

بقیہ: مجلس ذکر

اور مجبور و پریشان حال زندگی کی جانب متوجہ کرنے کی کوشش ہے اگر اللہ کی رحمت کا آفتاب ہمارے دلوں پر طلوع ہو گیا تو دل کا آئینہ اس کے نور سے ماہتاب بن جائے گا۔ دنیا کی فنا اور آخرت کی بقا کا یقین پیدا ہوگا اور قدرت کے ہر فیصلے، ہر کام پر دل راضی اور مطمئن ہو جائے گا۔ جو اپنے رب کے فیصلوں اور حکموں پر راضی ہو گیا اسی کو یہ بشارت ملے گی کہ:۔

"اے اطمینان والی روح!
اپنے رب کی طرف لوٹ
چل، تو اس سے راضی
وہ تجھ سے راضی۔
پس میرے بندوں میں
شامل ہو اور جنت میں
داخل ہو"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بقیہ: اداریہ

دیگر مشکلات کے ضمن میں پرانی توقعات میں مزید مہلت پیدا کر لیں مگر کسی مصلحت یا دباؤ کے تحت نئی قیادت نے دین اسلام سے اعراض و روگردانی کی کوشش کی تو ان کا وہ پیمانۂ صبر چھلک پڑے گا جو آٹھ سال کے طویل انتظار کے باعث لبریز ہو چکا ہے۔

اسلام میں عبادت کا نظام

ظہیر احمد تاج صاحب

اسلام تمام دنیا میں بسنے والی قوموں کا مذہب ہے اس کی تعلیم امیر، غریب، کالے گورے اور شہری دیہاتی سب کے لئے ایک ہے۔ یہ بات اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں نہیں ہے کہ ایک کام کرنے سے دین اور دنیا دونوں کی بھلائی حاصل ہوتی ہو۔ اسلام آخرت کی زندگی کی تیاری پر زور دیتا ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ کی زندگی ہے لیکن آخرت کے لئے نیکیاں جمع کرنے کے وہ طریقے اور وہ عبادتیں سکھاتا ہے جن سے دنیا کی زندگی خود بخود اچھی ہو جاتی ہے۔ پھر عبادت کا بھی ایسا نظام مقرر کیا ہے کہ تمام ملکوں کے رہنے والے ایک جیسا فائدہ اٹھا سکیں۔

روزوں کو دیکھو کبھی جاڑے میں آتے ہیں، کبھی گرمی میں موسموں کا حال یہ ہے کہ ایک ملک میں سردی کا موسم ہے تو دوسرے میں انہی دنوں گرمی کا، کہیں برسات ہے تو کہیں لُو چل رہی ہے اس لئے چاند کے مہینوں کو مقرر فرمایا تاکہ تمام ملکوں والے سال بھر میں عبادت کرنے میں گرمی سردی کے لحاظ سے برابر کے شریک رہیں اگر سورج کے مہینوں کو اختیار کرتے تو تمام ملکوں کے لئے عبادت کی ایک جیسی صورت باقی نہ رہتی۔ مثلاً روزوں کے لئے اگر جنوری کا مہینہ مقرر کیا جاتا تو ان دنوں ہمارے ملک میں سخت سردی ہوتی ہے اور آسٹریلیا کے کئی علاقوں میں ہمیشہ گرمی میں۔ اور یہ بات مساوات کے خلاف ہوتی۔ چاند کے مہینے مقرر کرنے میں ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ سورج کی تاریخوں کا اندازہ ہر شخص نہیں لگا سکتا۔ یعنی سورج کو دیکھ کر ہم نہیں بتا سکتے کہ آج فلاں تاریخ ہونی چاہئے۔ اسی طرح ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا کر اور سورج کو دیکھ کر مہینہ کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ سورج کے مہینوں کا حساب سائنس کے عالمو کے سوا عام لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے لیکن اسلام سب کا مذہب ہے، اس لئے اس کا سکھایا ہوا دنیا اور دین کا نظام ایسا ہے جو سب کی سمجھ میں آ سکے۔ چاند کو گھٹتا بڑھتا دیکھ کر گنوار سے گنوار شخص بھی تاریخ کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

سال بھر میں ایک مہینہ (رمضان) کے روزوں کی عبادت کے علاوہ دوسری بڑی عبادت نماز ہے۔ اس عبادت کا نظام بھی سب لوگوں کے لئے ایک جیسا ہے۔ ہر روز پانچ مقررہ وقتوں پر نماز پڑھی جاتی ہے اور یہ پانچ وقت ایسے مقرر کئے جن میں نماز ادا کرنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے اور جسم کو آرام ملتا ہے۔

دوسرے ان کے ذریعے مسلمان کو وقت کی پابندی کا عادی بنانا مقصود ہے۔ فجر، ظہر، عصر مغرب، عشاء کے وقتوں کو الگ الگ دیکھو۔ رات بھر سونے کے بعد صبح ہوتے ہی انسان جاگتا ہے، ہاتھ منہ دھوتا ہے۔ گویا وضو

کرنا ہے۔ یہ کیسا اچھا ہوتا ہے، ہر طرف نور برستا نظر آتا ہے پرندے شاخوں پر چہچہاتے ہیں اور اللہ کی تعریف کے گیت گاتے ہیں۔ اس وقت پورا اطمینان ہوتا ہے۔ عبادت کرنے اور قرآن پڑھنے میں خوب جی لگتا ہے اور دل کو خوشی ہوتی ہے اس وقت کے بعد انسان کاروبار میں لگ جاتا ہے اور دوپہر تک اچھا خاصا تھک جاتا ہے۔

اب ظہر کا وقت آیا ہے تاکہ انسان وضو کرکے تھکن دور دور کرے۔ نماز پڑھ کر کچھ دیر کے لئے دنیا سے بے فکری حاصل کرے اور اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس نے کاروبار کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔

ظہر سے فارغ ہونے کے بعد پھر کاروبار میں لگ جاتا ہے اور چونکہ دوسری مرتبہ زیادہ دیر کام کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اس لئے پہلے کی نسبت جلدی عصر کا وقت آ جاتا ہے۔ عصر کے بعد آرام اور تفریح کا وقت ہے۔ سورج کے چھپنے کے ساتھ مغرب کا وقت ہے۔ وضو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے۔

اس کے تھوڑی دیر بعد انسان قدرتی طور پر مکمل آرام کرنا اور سو جانا چاہتا ہے۔ اس لئے عشاء کی نماز مقرر کی گئی۔ تاکہ انسان اللہ کی عبادت کرکے اور اسی کے دھیان میں دنیا سے بے فکر ہو کر سو جائے۔

سبحان اللہ! نماز کے کیسے اچھے وقت مقرر کئے ہیں کہ دنیا کے کاروبار میں حرج نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے شروع میں آنے کی وجہ سے برکت ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے توجہ اور شوق کے ساتھ پانچ وقت نماز پڑھنے سے تمام دن عبادت میں گِنا جاتا ہے،

نمازوں کے یہ وقت مقرر کرنے میں ایک اور بڑا فائدہ ہے وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے دنیا کے اکثر ملکوں میں جہالت کی وجہ سے لوگ سورج کی پوجا کرتے تھے اور خاص طور پر سورج نکلنے اور بلند ہونے کے وقت اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس لئے اللہ نے جہاں ہر قسم کے بتوں کی پوجا سے منع فرمایا ہے وہاں ایسے وقتوں میں عبادت کرنے سے بھی منع فرما دیا ہے ایک تو دن چڑھے پوجا پاٹ کرنے سے دنیا کے کاروبار میں نقصان ہوتا ہے۔ دوسرے سورج کو پوجنا جہالت کی بات ہے۔ اس لئے اللہ نے سورج کے طلوع ہونے سے ڈھلنے کے وقت تک کوئی نماز نہیں رکھی۔ اس وقت کے علاوہ باقی سب وقتوں میں نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ یعنی فجر کا وقت سورج نکلنے سے پہلے پہلے، ظہر کا وقت سورج کا سایہ دُگنا ہونے تک۔ عصر کا وقت سورج کا سایہ دگنا ہونے سے سورج کے غروب ہونے تک۔ مغرب کا وقت سُورج ڈوبنے سے سیاہی پھیل جانے تک اور عشاء کا وقت گہری سیاہی پھیلنے سے صبحِ صادق تک ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِهِ وَاهْدِ بِهِ اے اللہ اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو بھی (حدیث نبوی)

صحابیٔ رسول، امیر المومنین حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما

از: حافظ مہر محمد، گوجرانوالہ

تعارف

خال المومنین کاتبِ وحی آنحضورؐ کے پرائیویٹ سیکرٹری ہادی و مہدی امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نسب یہ ہے۔ معاویہ بن ابی سفیانؓ بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اور اموی ہیں پانچویں پشت عبد مناف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سلسلہ نسب مل جاتا ہے۔ مناسب ہوگا کہ خاندان بنو امیہ کا ہم پہلے تعارف کرا دیں۔

قبیلہ قریش کی چھوٹی بڑی دس شاخیں تھیں۔ بنو ہاشم، بنو امیہ، بنو نوفل، بنو عبد دار، بنو اسد، بنو تیم، بنو مخزوم، بنو عدی، بنو جمح، بنو سہم۔ دسوں شاخیں نسبی اعزاز میں تقریباً برابر تھیں اور ان سب میں قریش کے اجتماعی نظام کا کوئی نہ کوئی عہدہ ہوتا تھا۔ لیکن بنو ہاشم اور بنو امیہ دنیاوی وجاہت وعظمت اور خاندانی شان و شوکت میں ان سب میں سے ممتاز تھے بنو ہاشم تولیت کعبہ کی وجہ سے سارے عرب میں معزز اور محترم سمجھے جاتے تھے اور بنو امیہ کو امارت اور کثرتِ تعداد کی بنا پر عظمت و شان حاصل تھی۔ ان دونوں شاخوں کی بنیاد عبد مناف سے پڑتی ہے یہ قُصَیٰ کی اولاد میں بڑے نامور تھے ان کی متعدد اولادیں تھیں جن میں ہاشم اور عبد شمس بڑے نامور تھے۔ بنو امیہ کے مورث اعلیٰ عبد شمس کے بیٹے امیہ تھے بنی عبد مناف کی عظمت انہی دونوں سے وابستہ تھی۔

ابتدا میں قریش کی سپہ ساری کا عہدہ بنو مخزوم میں تھا لیکن عبد شمس کے زمانے سے یہ منصب بنو امیہ میں منتقل ہوگیا۔ پھر ان کی نسل میں ان کا سلسلہ چلا۔ عکاظ، فجار اول، فجار دوم اور ذات نکیف کی جاہلی لڑائیوں میں سب قریش کے سپہ سالار عبد شمس کے پوتے حرب بن امیہ تھے۔

(عقد الفرید ج ۲ ص ۱۴۱)

حرب کے بعد ان کے لڑکے ابوسفیان اس عہدہ پر سرفراز ہوئے ظہور اسلام کے زمانہ میں بھی سپہ سالار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگوں میں قریش کے سپہ سالار ہوتے تھے۔ ورنہ بنو امیہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یا مسلمانوں سے کوئی ذاتی عناد نہ تھا البتہ وہ عام سرداران قریش کی طرح اسلام اور مسلمانوں کے مذہبی دشمن تھے۔ بالفرض مسلمانوں کے علاوہ اگر کسی اور جماعت سے قریش کا مقابلہ ہوتا تو ان کے مقابلہ میں ابوسفیانؓ کی یہی سرگرمی ہوتی۔ زمانہ جاہلیت میں بنو ہاشم اور بنو امیہ میں کچھ چشمک ضرور تھی جو ہر خاندان اور قریبی قبائل ہوتی ہے۔ تاہم اسلام اور جاہلیت دونوں زمانوں میں ان میں باہمی رشتہ داریاں اور عزیزانہ تعلقات تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی سیدہ زینبؓ ابوالعاصؓ بن ربیع اموی کو بیاہی گئیں جو حضرت خدیجہ کے بھانجے بھی تھے۔ حضرت عثمانؓ کے گھر یکے بعد دیگرے دو نور چشم، رقیہؓ و ام کلثومؓ جلوہ افروز ہوئیں۔

(ابن ہشام ج ۲ ص ۲۶۶)

خود ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ حضرت ابوسفیانؓ کی بیٹی اور حضرت معاویہؓ کی بہن تھیں۔ ابوسفیانؓ کے حضرت عباسؓ عم رسولؐ سے بہت گہرے دوستانہ تعلقات تھے ان کی سفارش اور مداخلت سے نہ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جرم معاف کر دیا بلکہ حضرت عمرؓ کی تلوار سے بھی بچ گئے پھر تائید ایزدی سے مشرف باسلام ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچ پال اور خاندانی عظمت شناس تھے۔ آپ نے ان کا اعزاز بڑھانے کے لئے ابوسفیانؓ کے گھر کو بیت الامن قرار دیا کہ جو شخص ان کے گھر چلا جائے وہ مامون ہے۔

(بخاری ابواب فتح مکہ)

ان کے بیٹے معاویہؓ کو کاتب وحی بنایا اور ابوسفیان کو حنین کے مال غنیمت سے ۱۰۰ اونٹ عطا فرمائے۔

فتح مکہ کے بعد اموی خاندان کے ایک رکن عقاب بن اسید کو مکہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ اور کہا عقاب تم کو معلوم ہے کن لوگوں کا میں نے تم کو عامل بنایا ہے اہل اللہ کا۔ اگر مکہ والوں کے لئے تم سے زیادہ موزوں آدمی نظر آتا تو اس کو بناتا۔

(اسد الغابہ ج ۳ ص ۳۵۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے بھی سنت رسول کے طور پر اس خاندان کے اعزاز کا خیال رکھا۔ چنانچہ شام کی فوج کشی میں ابوسفیانؓ کے بیٹے یزیدؓ کو فوج کے ایک حصہ کا سردار بنایا۔ ان لوگوں نے بھی تلافی مافات کی پوری کوشش کی اور گذشتہ لغزشوں کا حق ادا کر دیا شام کے جہاد میں ابوسفیانؓ کا پورا گھرانہ وہ خود ان کے دونوں بیٹے یزیدؓ و معاویہؓ ان کی بیوی ہندہؓ تک شریک تھیں وہ میدان جنگ میں مسلمانوں کو ابھارتی تھیں۔

(فتوح البلدان بلاذری ص ۱۴۲)

شام کی لڑائیوں میں آل ابی سفیان نے بڑے کارنامے دکھائے۔ دمشق کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ نے یزید کو یہاں کا حاکم بنایا چند ہی دنوں بعد عمواس کے تاریخی طاعون میں ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی جگہ ان کے بھائی معاویہؓ کو مقرر کیا۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو اپنے عہد میں پورے صوبہ شام کا والی بنایا۔ ان دونوں زمانوں خصوصاً عہد عثمانی میں حضرت امیر معاویہؓ نے بڑے کارنامے سرانجام دئے۔ غرضیکہ بنو امیہ کا گھرانہ ہر دور میں نہایت ممتاز تھا۔

اس تفصیل سے بنو امیہ کے متعلق وہ غلط فہمی اور بدگمانی دور ہو جاتی ہے جو ایک خاص طبقہ کی طرف سے مشہور کی جاتی ہے۔ اور تاریخ نگار اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

حضرت معاویہ کے مختصر حالات زندگی

آپ ہجرت نبوی سے ۱۷ سال قبل پیدا ہوئے گو صلح حدیبیہ سنہ ۶ھ میں اسلام قبول کیا مگر والد کے خوف سے اظہار فتح مکہ کے موقع پر کیا۔ چونکہ اسلام سے خاص دشمنی نہ تھی والد کے سپہ سالار ہونے کے باوجود مسلمانوں کے مقابلے میں کسی جنگ میں شریک نہ ہوئے۔ مسلمان ہوئے تو وصال نبوی تک دربار نبوت میں حاضر باش اور مصاحب خاص رہے۔ حنین اور طائف کی لڑائیوں میں اور غزوہ تبوک میں شرکت کی مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت وحی کی خدمت آپ کے سپرد کی کیونکہ آپ کو راستباز اور امین پایا اس کے علاوہ باہر سے آنے والے وفود کی خاطر مدارات اور قیام و طعام کا انتظام بھی انہیں کے سپرد تھا۔

حضرت معاویہؓ کو اپنا کاتب اور پرائیویٹ سیکرٹری بنانے کا ذکر صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۰۴ پر ہے۔

بسند حسن ایک حدیث میں ہے کہ حضرت معاویہؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے لکھا کرتے تھے۔

ابونعیم اصفہانی کہتے ہیں آپ حضورؐ کے کاتبوں میں سے تھے بہترین کتابت فصاحت بردباری اور معزز شان والے تھے۔

(تطہیر الجنان ص ۱۰)

حضرت صدیق اکبر نے حملہ شام کے وقت ایک دفعہ انہیں فوج کا سپہ سالار بنایا۔ عرقہ کی فتح میں امیر معاویہؓ ہی کا ہاتھ تھا قیساریہ کی مہم سر کرنے کا سہرا بھی۔ جس میں اسی ہزار ۸۰۰۰۰ رومی کھیت رہے۔ انہیں کے سرراہ حضرت فاروق اعظمؓ نے امیر معاویہؓ کو ان کے بڑے بھائی یزید بن ابی سفیان کے انتقال پر شام کا گورنر مقرر کیا پھر آپ ہی نے حضرت عثمان ذوالنورین کے دور میں بحری بیڑا تیار کر کے رومیوں سے جنگ کی اور حدیث نبوی کے مصداق میں جنتی ہوئے کیونکہ آپ کا ارشاد ہے۔

ان جیشاً من امتی یغزون البحر قد اوجبوا (بخاری مسلم)

میری امت کے جو لشکر بحری جنگ لڑیں گے ان کے لئے جنت واجب ہے۔

چنانچہ حضرت ام حرامؓ بنت ملحان صحابیہ نے یہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے خچر پر سفر کیا اسی دوران وہ خچر سے گر کر شہید ہو گئیں اور جنت کی تمنا پالی۔ (بخاری)

تاریخ اسلام میں مولانا ندوی "بحری فوج اور اسلامی بیڑا" کے عنوان سے رقمطراز ہیں:

"حضرت عمرؓ بحری جنگ کے خلاف ہو گئے تھے۔ امیر معاویہؓ نے ان سے بارہا بحر روم میں فوجیں اتارنے کی اجازت مانگی لیکن فارس کے تلخ تجربہ کے بعد آپ نے اجازت نہ دی۔ آپ کے بعد امیر معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ سے درخواست کی آپ نے بھی پہلے انکار کیا لیکن پھر ان کے اصرار پر اس شرط کے ساتھ اجازت دی کہ بحری جنگ میں شرکت کے لئے کسی کو مجبور نہ کیا جائے جو اپنی خوشی سے جانا چاہے جا سکتا ہے۔

(ابن اثیر ج ۳ ص ۳۳)

چنانچہ حصول اجازت کے بعد امیر معاویہؓ نے بحر روم کے جزیرہ قبرص پر قبضہ کیا۔ قبرص کی فتح سے امیر معاویہؓ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح والی افریقہ کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں نے چند برسوں کے اندر اسلامی بیڑے کو اتنی ترقی دی کہ وہ اس عہد کے سب سے طاقتور رومی بیڑے سے بڑھ گیا چنانچہ سنہ ۳۱ھ میں جب قیصر روم نے چھ سو جہازوں کے ساتھ سواحل شام پر حملہ کیا تو امیر البحر عبداللہ بن ابی سرح نے رومی بیڑے کو نہایت فاش شکست دی۔ بحری بیڑے کے قیام کے بعد بحر روم مسلمانوں کی آماجگاہ بن گیا۔

(ابن اثیر ج ۳ ص ۳۶ و فتوح البلدان ذکر قبرص)

جب حضرت عثمانؓ کے خلاف بلوائیوں نے بغاوت کی اور آپ نے انصار وغیرہ کو بلا کر اپنی حمایت میں دفاع اور جنگ لڑنے سے روک دیا تو حضرت معاویہؓ بھی شام سے آئے۔ کہ میں حفاظت کے لئے فوج بھیجتا ہوں۔ مگر حضرت عثمانؓ نے انکار کیا اور کہا کہ میں اہل مدینہ پر فوج کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ پھر حضرت معاویہؓ نے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ میں جوار رسول کو بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر حضرت معاویہؓ نے کہا آپ شہید ہو جائیں گے۔ تو فرمایا منظور ہے مگر کسی مسلمان پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امیر معاویہؓ نے واپس جا کر از خود محافظ دستہ بھیج دیا مگر اس کے آنے سے قبل آپ شہید کر دئے گئے اور وہ واپس لوٹ گیا۔ یہ سب حالات طبری وغیرہ میں مذکور ہیں۔ لہذا حضرت معاویہؓ پر یہ الزام لگانا ناانصافی ہے کہ وہ عمداً حضرت عثمانؓ کی مدد کرنے نہ آئے پھر قصاص کا مسئلہ کھڑا کر دیا۔

جنگ جمل میں آپ حضرت عائشہؓ، طلحہ و زبیر کے ہم خیال تھے۔ مگر اس میں نہ شرکت کی نہ امداد بھیجی اس سے

پتہ چلتا ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی مخالفت نہ کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ صرف یہ چاہتے تھے کہ حضرت علیؓ قاتلان عثمان سے بدلہ لے لیں تب وہ ان کی بیعت کریں گے۔

متعصب شیعہ مؤلف خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی حق الیقین ص۱۴۹ اردو پر لکھا ہے۔

"مگر معاویہ فضیلت و مناقب حضرت علیؓ کا منکر نہ تھا اور ماسوائے قتل عثمان میں شریک ہونے کے اور کوئی فسق آپ سے منسوب نہ کرتا تھا بلکہ وہ اسی پر قانع تھا کہ حضرت امیر اس کی زیارت برقرار رکھیں اور وہ حضرت کی بیعت کرکے حضرت کی خلافت کا اقرار کرے اور لوگ حضرت کے مناقب وفضائل مکرر اس کے سامنے ذکر کرتے تھے اور وہ ان کا انکار نہ کرتا تھا (برانہ مانتا تھا)

مگر حضرت علیؓ چند مجبوریوں کی بنا پر نہ خود بدلہ لے سکے نہ قاتل ولی الدم حضرت معاویہؓ کے سپرد کر سکے۔ بلکہ اپنے اجتہاد میں شام میں صفین کے مقام پر لشکر کشی کی۔ حضرت معاویہؓ بھی مجبوراً قاتلین عثمان سے لڑنے کی نیت سے سامنے آئے۔ نتیجتہً زبردست حادثہ اور نقصان ہوا جس کی واقعاتی تفصیل ہم اپنی کتاب عدالت صحابہؓ اور تحفہ امامیہ میں سپرد قلم کر چکے ہیں۔ بعد میں فیصلہ تحکیم کے تحت حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دو متوازن آزاد حکمران بن گئے اور اپنے اپنے علاقوں میں وصولی اخراج، حدود کا نفاذ اور اسلامی انتظامی امور سرانجام دیتے رہے۔

تا آنکہ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ نے حدیث نبوی کی پیشگوئی کے مصداق حضرت معاویہؓ کو خلافت سپرد کر دی اور "سید وسردار" ہونے کا اعزاز پایا۔ اس وقت سے حضرت معاویہؓ تمام مسلمانوں کے متفقہ خلیفہ قرار پائے۔ اس سے پہلے حضرت علیؓ کی ہی برحق خلافت تھی۔ اور حضرت معاویہؓ کی حیثیت عثمانی گورنر کی تھی۔ یہی تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

دورانِ خلافت حضرت امیر معاویہؓ نے ایسے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے جو تاریخ اسلام اور جزیرۃ العرب کے اوراق پر ابدالآباد تک منقش رہیں گے۔

یہ آپ کی ہی سرفروشانہ مساعی کا خوشگوار نتیجہ تھا کہ ولایت شام میں حکومت اسلامیہ کے سربفلک ایوان کو ایسا استحکام اور استواری نصیب ہوئی جس کے ساتھ ٹکرا جانے کے تصور ہی سے رومیوں پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ آپ کی عدل گستری رعایا پروری تحمل و بردباری سخاوت وفیاضی شجاعت و جانبازی، نظم و نسق میں کمال، سیاست و تدبیر و تولانی، علم وفضل اور خوف خداوندی کی داستانیں اوراق تاریخ پر نقش ہیں۔

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ، اپنی ہمشیرہ ام المؤمنین ام حبیبہؓ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے مندرجہ حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

جریر بن عبداللہ بجلی، سائب بن یزید کندی، ابن عباسؓ معاویہؓ بن خدیج یزید بن جاریہؓ، ابو امامہ باہلیؓ، سہل بن حنیفؓ اور تابعین میں سے ابو ادریس الخولانیؒ، سعید بن المسیبؒ، قیس بن ابی حازمؒ عیسیٰ بن طلحہؒ، ابو مجلزؒ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف محمد بن جبیر بن مطعمؒ اور دیگر بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

آپ بیس سال گورنر رہے اور بیس سال خلیفہ رہے۔

(تہذیب التہذیب ج ۱۰ ترجمہ معاویہ)

رجب ۶۰ھ میں علم وسیاست وشرافت کا یہ پیکر مجسم اور آفتاب معظم ۷۸ برس کی عمر میں افق دمشق پر غروب ہو گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

حضرت معاویہؓ کے فضائل و مناقب

حدیث ۱: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا وَاھْدِ بِہٖ (ترمذی ج ۲ ص۲۴۷)

اے اللہ اسے عالم کار، ہادی بنا اور صراط مستقیم پر چلا اور اس کے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے۔

اسے امام ترمذیؒ نے باب مناقب معاویہؓ میں ذکر کر کے فرمایا ہے "یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

ہم اس کے رجال کی توثیق لکھتے ہیں۔

پہلا راوی محمد بن یحییٰ ہے جو امام ترمذیؒ کے استاد اور معلم کے لقب سے مشہور ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب ص۳۲۳ میں اسے طبقہ عاشرہ کا ثقہ حافظ کہتے ہیں۔

دوسرے راوی صحاح ستہ کے مشہور راوی ابو مسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر الغسانی دمشقی ہیں جو ثقہ فاضل اور دسویں طبقہ کے کبار راویوں سے ہیں۔ (تقریب ص۱۹۵)

تیسرے راوی سعید بن عبدالعزیز تنوخی دمشقی ہیں۔ ثقہ اور امام ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے ان کو اوزاعی کے برابر کہا ہے اور ابو مسہر اسے اوزاعی پر بھی فوقیت دیتے ہیں طبقہ سابعہ سے ہیں۔ (تقریب)

چوتھے راوی ربیعہ بن یزید دمشقی طبقہ رابعہ کے ثقہ اور عابد تھے۔ (تقریب)

پانچویں راوی حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمیرۃ ازدی ہیں حمص میں رہائش کر لی تھی علامہ ترمذی فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ (ج ۲ ص۲۴۷)

جب یہ روایت بڑے ثقہ اور فضلاء و ائمہ جیسے راویوں سے مروی ہے تو اس کے صحیح ہونے میں کیا شک ہے۔ امام ترمذی کا حسن کہنا صحیح کے ساتھ جمع ہوتا رہتا ہے وہ کئی جگہ فرماتے ہیں۔ ہذا حدیث حسن صحیح۔

حدیث ۲: حضرت عمرؓ نے جب حضرت معاویہ کو گورنر بنایا تو ایک شخص کے کچھ کہنے پر فرمایا۔ معاویہؓ کا نام ادب اور بھلائی سے ہی لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ معاویہؓ کے متعلق فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اھْدِہٖ وَاھْدِ بِہٖ۔

(ترمذی ج ۲ ص۲۴۸)

اے اللہ اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو بھی ہدایت دے۔

اس حدیث کا پہلا راوی محمد بن یحییٰ ہے جس کا ترجمہ اوپر گذرا ہے۔

دوسرا راوی عبداللہ بن محمد نفیلی ہے جو دسویں طبقہ کے کبار میں ثقہ اور حافظ تھے۔ ۲۳۴ھ میں وفات پائی۔ (تقریب)

تیسرا راوی عمرو بن واقد ہے۔ ترمذی کی علامت کے ساتھ اس کا ترجمہ تقریب میں نہیں ہے۔ البتہ تہذیب میں ہے اکثر علماء نے متروک کہا ہے۔ امام نسائی نے توثیق کی ہے۔

چوتھا راوی یونس بن حلبس ہے یہ تیسرے طبقہ کے ثقہ عابد اور طویل العمر تھے ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

(تقریب ص۳۹۰)

پانچویں راوی ابو ادریس الخولانی ہیں جن کا نام عائذ اللہ ہے حنین کے دن عہد نبوی میں پیدا ہوئے کبار صحابہؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ ابو الدرداءؓ صحابی کے بعد اہل شام کے بڑے عالم تھے

(تقریب ص۱۶۳)

چھٹے راوی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب الفاروقؓ ہیں جن پر خدا تعالیٰ و رسولؐ کو بھی ناز ہے۔

عمرو بن واقد کے مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے، اسے بالا روایت کا مؤید سمجھا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں جبکہ باقی راوی اعلیٰ درجے کے ثقہ اور معتبر ہیں۔ بہرحال یہ حدیث بھی حسن اور قابلِ اعتماد ہے۔ حضرت معاویہؓ کے ہادی اور مہدی ہونے پر مسند احمد ج ۴ ص۱۲۸ میں عرباض بن معاویہ کی اس حدیث سے بھی استدلال درست ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ نے ایک خواب دیکھا کہ آپ سے ایک نور خارج ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

دعث انہ خرج منہا نور اضاءت قصور الشام الحدیث ۔ اس کے پہلے راوی الحکم بن نافع ابوالیمان حمصی ثقہ اور ثبت ہیں۔ (تقریب صـ۸۰)

دوسرے ابوبکر بن عیاش ثقہ اور عابد ہیں۔ (تقریب صـ۳۹۶) تیسرے سعید بن سوید ہیں جو عرباض بن ساریہ سے راوی اور ثقہ تابعی ہیں۔

طرز استدلال یہ ہے کہ نور سے مراد حضور علیہ السلام کا نور ہدایت ہے۔ جس سے شام کے محلات روشن ہوئے۔ حضرت معاویہؓ کی شام میں فتوحات، تبلیغی سرگرمیاں اور اسلامی نظم حکومت و اصلاح عوام اسی ہدایت اور چمک کا شعبہ ہیں تو گویا حضرت معاویہؓ کی ہدایت و تعلیم اور سیاست، محلاتِ شام کے نور ہدایت سے چمکنے کا سبب بنی۔ اگر حضرت معاویہؓ کو ہادی و مہدی نہ مانا جائے تو شام کی تعریف بے معنیٰ بات ہے اور مدح شام میں بہت سی احادیث بے فائدہ ثابت ہوتی ہیں۔ (معاذاللہ)

حدیث ۳: حضرت عرباض بن ساریہ سلمیؓ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سے جبکہ آپ رمضان شریف میں سحری کھانے پر ہم صحابہ کو بلا رہے تھے کہ مبارک کھانے کی طرف آؤ تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَۃَ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِہِ الْعَذَابَ۔

اے اللہ معاویہؓ کو لکھنا اور حساب کرنا سکھا دے اور اسے عذاب سے بچا۔

(مسند احمد ج ۴ صـ۱۲۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام احمد کے بعد اس کا پہلا راوی عبدالرحمٰن بن مہدی بن حسان عنبری بصری ہیں جو ثقہ ثبت حافظ الحدیث اور عارف بالرجال ہیں۔ ابن مدینیؒ کہتے ہیں میں نے ان سے بڑا عالم نہیں دیکھا وفات ۱۹۸ھ میں ہوئی۔ (تقریب صـ۲۱۰)

دوسرے معاویہ بن صالح بن حُدَیر ہیں جو اندلس کے قاضی تھے صدوق صاحب اوہام تھے۔ (تقریب صـ۳۴۱)

تیسرے یونس بن سیف کلاعی حمصی ہیں مقبول تھے۔ (تقریب صـ۳۹۰)

چوتھے حارث بن زیاد شامی ہیں لین الحدیث تھے۔ (تقریب صـ۶۰)

پانچویں ابورہم کلثوم بن حصین غفاری ہیں جو مشہور صحابی ہیں۔ (تقریب صـ۲۸۶)

بہرحال یہ حدیث بھی حسن سے کم نہیں ہے۔

یہ حدیث حضرت مسلمہ بن مخلد نے بھی حضور علیہ السلام سے روایت کی ہے اور اس میں یہ لفظ بھی ہیں۔

وَمَکِّنْ لہ فی البلاد۔ اور شہروں میں اسے پختہ اقتدار نصیب فرما۔

یہ طبرانی نے روایت کی ہے۔

علامہ نورالدین کہتے ہیں یہ مرسل رجال اس کے ثقہ ہیں ایک میں اختلا... ہے (مجمع الزوائد ج ۹ صـ۳۵۶)

علامہ محب الدین الخطیب العوا... من القواصم کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

اس حدیث کو ربیعہ بن یزید... نے عبدالرحمٰن بن ابی عُمیرہ سے امام بخا... نے تاریخ میں بطریق عنعنۃ ابومسہر سے اور امام احمد بن حنبل نے عرباض بن سا... سے ابن جریر نے حدیث ابن مہدی سے (جن دونوں کی توثیق ہم نقل کر چکے ہیں۔ اور اسد بن موسیٰ بشر بن السری اور عبداللہ بن صالح نے مسنداً ابومعا... بن صالح سے روایت کیا ہے بشر بن سر... کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔

وادخلہ الجنۃ اے اللہ معا... کو جنت میں داخل فرما۔

نیز ابن عدی وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اور محمد بن سع... نے مسنداً مسلمہ بن مخلد سے بھی روا... کیا ہے صحابہ کرامؓ میں سے اس دعا... نبوی کے رواۃ شمار سے باہر ہیں۔

حدیث ۴: روی ابوبکر بن ابی شیبۃ بسند الی معاویۃ رضی اللہ عنہ انہ قال مازلت اَطْمَعُ فی الخلافۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ملکت فاحسن۔

(تطہیر الجنان صـ۱۴)

اپنی سند سے ابوبکر بن ابی شیبہ سے

حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ مجھے خلافت کی امید اسی وقت سے لگ گئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب حاکم بن جائے تو اچھی حکومت کرنا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ عقل بھی اس پر دال ہے (کہ حضورؐ نے حضرت معاویہؓ کے ہادی و مہدی ہونے کی دعا فرمائی) کیونکہ بہت سی سندوں سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ ایک دن ضرور خلیفہ بن جائیں گے۔ تو حضورؐ چونکہ امت پر حد درجہ شفیق تھے اس لئے رحمت کاملہ امت کی طرف متوجہ ہوئی کہ ان پر ہونے والے خلیفہ کے ہدایت یافتہ ہونے اور ذریعہ ہدایت ہونے کی دعا فرمائی۔

(ازالۃ الخفاء ج ۱ صـ۵۷۲)

حدیث ۵: امام احمدؒ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ مگر اس میں جو ارسال ہے حافظ ابویعلیٰ نے اس کا ازالہ کر کے موصولاً صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے جس کے لفظ یہ ہیں۔

یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل۔

اے معاویہ! اگر تو خلیفہ بنایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔

(تطہیر الجنان صـ۱۵)

مجمع الزوائد ج ۹ صـ۳۵۶ پر حافظ اس حدیث کو ذکر کر کے فرماتے ہیں۔ اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر دونوں میں روایت کیا ہے اوسط کے الفاظ یہ ہیں۔

فاقبل من محسنھم وتجاوز عن مسیئھم۔

اے معاویہ نیکوکار کی نیکی قبول کرنا اور بُروں سے درگذر کرنا۔

(باختصار و رجال احمد و ابی یعلی رجال الصحیح)

اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کی پیشنگوئی سے حضرت معاویہؓ خلیفہ بنے اور اس کے اہل تھے تبھی تو آپ نے ان کو وصیت و ہدایت فرمائی۔

۶۔ صحیح بخاری کتاب المناقب باب ذکر معاویہؓ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت معاویہؓ کے متعلق فرمایا انہیں یہ نماز پڑھنے دو وہ فقیہہ ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں۔

۷۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (وحی و خطوط) لکھا کرتے تھے۔ (یہ طبرانی کی بسند حسن روایت ہے مجمع الزوائد ج ۹ صـ۳۵۷)

حافظ ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ نے حضرت معاویہؓ کے فضائل میں بہت سی احادیث ذکر کی ہیں۔ جن میں ہماری ذکر کردہ بالا احادیث ۶،۵،۴،۳ بھی ہیں پھر فرماتے ہیں۔

ہم نے صحیح، حسن اور جید احادیث پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے اور موضوع و منکر حدیثیں چھوڑ دی ہیں۔

(البدایہ)

اس سے معلوم ہوا کہ جن بعض محدثین نے حضرت معاویہؓ کی فضیلت میں احادیث صحیحہ کا انکار کیا ہے۔ تو وہ قابل توجیہ ہے۔ یا تو سب سے اعلیٰ بخاری و مسلم کے درجہ صحت کی نفی ہے اور یا ان احادیث کی ان کو اطلاع نہ ہو سکی۔

فکم ترک الاولون الاخرین

ہم اس کا خاتمہ درج ذیل سنہری اقوال پر کرتے ہیں۔

۱۔ معافی بن عمران کے سامنے ایک شخص نے حضرت معاویہ اور عمر بن عبدالعزیز میں فرق مراتب پوچھا تو آپ نے غصہ سے فرمایا:

"اصحاب نبی پر کسی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت معاویہؓ حضورؐ کے صحابی، برادر نسبتی، کاتب اور خدا کی وحی پر امین تھے۔"

۲۔ جلیل القدر جامع ہستی عبداللہ بن مبارک نے اس کے جواب میں فرمایا۔

اللہ کی قسم جو غبار حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں معیت رسولؐ میں داخل ہوا وہ عمر بن عبدالعزیز سے ہزار مرتبہ افضل ہے کیونکہ حضرت معاویہؓ

(باقی ص ۲۴ پر)

تحریر
محمد عثمان انوری

علماءِ حق کا اتحاد
وقت کی اہم ضرورت

ملک میں اس وقت قوم کو جن حالات کا سامنا ہے۔ ان میں ملکی استحکام اور باہمی اخوت کے لئے، ملک وملت کی خیرخواہی کے لئے علماء حق کا باہمی اتحاد انتہائی ضروری ہے کیونکہ اسلامی آئین کے نفاذ اور معاشرے کی اصلاح کے لئے علماء حق کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ پاک و ہند کی آزادی کے بعد پاکستان میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے ہر دور میں عوام اور علماء کی جدوجہد کو ہر فرد نے سراہا ہے۔ ملکی استحکام کے سلسلے میں بھی ہر تحریک اور قومی اسمبلی تک پاکستانی عوام کی ترجمانی کا فریضہ بھی علماء حق نے ہی انجام دیا ہے جس سے لوگوں میں حوصلہ پیدا ہوا اور انہوں نے اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے علماء سے بھرپور تعاون کرکے اپنے حقوق اور مطالبات تسلیم کرائے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا ۱۹۵۴ء۔ اسلامی آئین کے نفاذ کی بات ۱۹۶۸ء کی تحریک جمہوریت ہو یا ۱۹۷۴ء کی قادیانیوں کی اقلیت تحریک یا ۱۹۷۷ء نظام مصطفےٰ تحریک کی قربانیوں کا تذکرہ۔ علماء حق کی قیادت عوام کی رہنمائی کے لئے پیش پیش ہے۔ اب جبکہ ملک میں قومی اور صوبائی انتخابات ہو چکے ہیں۔ علماء حق کے نمائندے قومی اور صوبائی اسمبلی میں عوام کی ترجمانی کے لئے منتخب ہو چکے ہیں اور وہ اپنی ذمہ داری پوری فرمائیں گے اور ماضی کی شاندار روایات کو قائم رکھیں گے۔ اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ علماء حق اپنی متحدہ ایک تنظیم سے وابستہ ہو جائیں اور اپنی علیحدہ چھوٹی تنظیموں کو بڑی جماعتوں میں ضم کر دیں۔ کیونکہ علماء حق کے باہمی اختلافات سے عوام میں بددلی پیدا ہوتی ہے اور وہ ذہنی طور پر پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی تعمیری فکر اور سوچ مستقبل کے لئے لائحہ عمل تیار نہیں کر پاتے۔ گذشتہ چند سالوں سے ملک کی بڑی دینی سیاسی تنظیموں میں جو اختلافات ہوئے وہ بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوئے اور اس سے مسلک اہلسنت والجماعت علماء دیوبند سے تعلق رکھنے والے ہر سُنی مُسلمان کو صدمہ ہوا کیونکہ آج مرزائیت اور دیگر سامراج کے پیدا کردہ فتنے ملک میں روز بروز اپنے زہریلے اثرات پھیلا رہے ہیں اور مسلمانوں کو باہم متصادم کر کے اسلام کے خلاف لوگوں کو ورغلا رہے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر علماء اہل سنت والجماعت کو اپنے تمام اختلافات ختم کر کے مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے مسلک حقہ اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کے مشن کو تیز تر کر دینا چاہیئے۔ اس وقت پاکستان کے باشعور اور دیندار اور غیور لوگوں کی نگاہیں اکابر علماء حق اور ان کی بڑی جماعتوں، جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، تحریک خدام اہلسنت، تنظیم اہلسنت پر لگی ہوئی ہیں۔ امید ہے ہمارے حضرات اکابرین وقت کی اس اہم ضرورت کی جانب توجہ فرما کر لاکھوں دلوں کو مطمئن فرمائیں گے اور اپنی اعلیٰ علمی، ادبی، دینی واصلاحی، اسلامی خدمات سے مسلمانوں کو مستفید فرمائیں گے۔

دینی مسائل

محترم المقام جناب، مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

براہ کرم ایک مظلومہ خاتون کی فریاد رسی کے سلسلہ میں درج ذیل استفتاء اپنے مؤقر جریدہ میں شائع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرح متین اس مسئلہ میں کہ ایک نوجوان فیملی کورٹ میں دیدہ ودانستہ جھوٹ بولتے ہوئے اپنی منکوحہ ومدخولہ بیوی کے متعلق حلف بر قرآن دیتا ہے کہ مدعیہ میری بیوی نہیں ہے اور نہ ہی میرے ساتھ حقوقِ زوجیت ادا کرتی رہی لہٰذا جج فیملی کورٹ نے اُس کی بیوی کا دعویٰ نان ونفقہ خارج کر دیا ہے۔

۱۔ شرعاً اس دروغ حلفی جھوٹ اور افتراء کی کوئی سزا ہے یا معاملہ صرف خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ خود انتقام لے گا۔

۲۔ نکاح فارم، نکاح کے گواہ اور حق مہر رجسٹری شدہ تملیک نامہ کی موجودگی میں صریحاً جھوٹ پر حلف بر قرآن سے نکاح فسخ ہو گیا ہے یا نہیں۔

۳۔ اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو یہ طلاق رجعی ہو گی یا قطعی۔

۴۔ عدت طلاق کب سے شروع ہو گی۔

۵۔ بصورت دیگر وہ لڑکا اپنے اس فعل پر نادم ہو کر توبہ کر لے تو دوبارہ اُسے اپنے گھر لا سکتا ہے یا نہیں۔

۶۔ اس کے حق مہر اور سامانِ جہیز کے لئے کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

المستفتی۔ فقیر عبد الواحد بیگ المرحوم پینٹر مکان نمبر ۳۷ محلہ سادات دہلی گیٹ، ملتان

الجواب باسم ملہم الصواب

۱۔ جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم کھانا سخت گناہ کی بات ہے اگر توبہ نہ کرے اور کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو برادری والے یا علاقے والے اس کو مختلف طریقوں سے توبہ کرنے پر آمادہ کر سکتے ہیں اور مجبور کر سکتے ہیں۔

۲۔ یہ کہنا کہ مدعیہ میری بیوی نہیں ہے الفاظ کنایہ میں سے ہے اگر طلاق کی نیت نہ کی تھی تو طلاق نہیں پڑی اور اگر طلاق کی نیت کی تھی تو ایک طلاق رجعی پڑ گئی۔ کما فی الکنز وتطلق بلست لی بامرأۃ اولست لک بزوج ان نوی طلاقا۔

۳۔ یہ طلاق رجعی ہو گی کما فی البحر واشار بقولہ تطلق الی ان الواقع بہذہ الکنایۃ رجعی۔

۴۔ جب یہ قول کہا اسی وقت سے عدتِ طلاق کی مدت کا شمار ہو گا۔

۵۔ اگر عدت کے دوران ارادہ کرے تو بس ویسے ہی رکھ سکتا ہے اور اگر عدت گذر چکی ہے تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

۶۔ مہر اور ہر وہ سامان جو لڑکی کی ملکیت ہے لڑکی کو اُس کے لینے کا حق ہے۔

دستخط مولانا مفتی عبد الواحد صاحب
جامعہ مدنیہ کریم پارک، لاہور۔ ۱۲ رجب ۱۴۰۵ھ

زندگی بے بندگی شرمندگی

تبصرہ

نام کتاب ــــ تحریک ختم نبوت کا آخری باب

مرتب ــــ جانباز مرزا

قیمت ــــ ۲۵ روپے صرف

ملنے کا پتہ ــــ مکتبہ تبصرہ ۱۴۸ گلشن کالونی بادامی باغ لاہور

زیر نظر کتاب مشہور مؤرخ اور جنگ آزادی کے ممتاز سپاہی جناب جانباز مرزا کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ فاضل مصنف کسی ذاتی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس بہادر اور درویش صفت انسان کی ساری زندگی مصائب و آلام کا شکار رہی ہے۔ اس کی زندگی کے سنہری چودہ سال پس دیوارِ زنداں گذرے ہیں وہ چاہتا تو روایتی لیڈروں کی طرح بنگلے تعمیر کرتا اور لمبی لمبی کاروں میں گھومتا پھرتا۔ لیکن جانباز مرزا اُس شخصیت کا نام ہے۔ جو ساری زندگی نہ جھکا اور نہ بکا۔

فاضل مصنف نے نامساعد حالات کے باوصف وہ کام کر دکھایا ہے جو بڑی بڑی انجمنیں اور نامور ادارے بھی نہیں کر پائے۔ تحریر کے میدان میں اور کتابوں کے علاوہ "کاروان احرار" موصوف کا سنہری کارنامہ ہے۔ وہ تاریخی حوالوں اور حقائق کو ڈھونڈنے میں اس طرح کھو جاتے ہیں جس طرح بچہ اپنے کھلونوں میں مگن ہو جاتا ہے۔ تاریخ مرتب کرنا جان جوکھوں کا کام ہے اور یہی بیڑا جانباز مرزا ایسے باہمت لوگ ہی اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

زیر نظر کتاب "تحریک ختم نبوت کا آخری باب" شریعت کورٹ کے اُس فیصلے کی مکمل روئیداد ہے جو حال ہی میں قادیانیوں کی رٹ پٹیشن کے لئے قائم کی گئی تھی۔ یہ رٹ پٹیشن اُس آرڈیننس کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ جس کے تحت صدر مملکت نے قادیانیوں کو مسلمانوں کے لئے مخصوص علامات استعمال کرنے سے روک دیا تھا۔ فاضل عدالت نے مسلمانوں اور قادیانیوں کے وکلاء اور اصحاب الرائے حضرات کے مکمل اور مفصل دلائل سُننے کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی، مکار، عیار اور بے ایمان شخص تھا۔ اس فیصلے کی مکمل روئیداد ہر مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو جانباز مرزا کی تازہ تالیف "ختم نبوت کا آخری باب" کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔

نام کتاب ــــ اربعین نبوی

مؤلف ــــ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ

عام ہدیہ: تین روپے۔ طلباء مدارس دینیہ وسکول کالج کیلئے دو روپے

ملنے کا پتہ ــــ حافظ محمد نسیم، مدرس و ناظم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

زیر نظر کتابچہ اُن چالیس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے جو مشہور صحابی حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہیں۔ اسے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ شیخ الحدیث والتفسیر مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی نے مرتب کیا ہے۔ ہر حدیث کے ساتھ محققانہ مختصر تشریح بھی درج کر دی گئی ہے۔ قارئین کرام کے لئے یہ کتابچہ انشاءاللہ العزیز مفید ثابت ہوگا۔ کتابچہ کے آخر میں چند اہم دعائیں، مفید نصائح اور ضروری وصایا بھی درج ہیں۔

آپ کے خطوط

ممبران اسمبلی کے نام!

محترم المقام "نومنتخب ممبران اسمبلی" زیدمجدکم

السلام علیکم۔ آپ پر آپ کے مقام اور منصب کے اعتبار سے ملک و ملت کی خیرخواہی اور بھلائی کی ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس کا محسوس کرنا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسے پیش نظر رکھنا آپ کے لئے ازبس ضروری ہے۔

میرے نزدیک ہمارے محبوب ملک کو جتنا نقصان ہمارے باہمی افتراق و انتشار سے پہنچا ہے اس قدر شدید نقصان آج تک کسی بڑے سے بڑے دشمن سے بھی نہیں پہنچا۔

اب جبکہ پاکستان اور اہل پاکستان ایک نئے دور کا آغاز کر رہے ہیں تو بہت ضروری ہے کہ قومی اور ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والی سازشوں اور تحریکوں کا سختی سے نوٹس لیا جاتا رہے اور ہر قیمت و بہر صورت قومی اور ملی اتحاد کو برقرار رکھا جائے۔ بدقسمتی سے کچھ لوگ ابتدائے پاکستان بلکہ اس سے بھی بہت پہلے سے تفریق بین المسلمین اور فتنہ تکفیر کو اپنا شعار اور شیوہ بنائے ہوئے ہیں۔ بھلا جس ملک میں صوبائی عصبیت، لسانی و نظریاتی اختلافات رکھنے والی درجنوں تحاریک موجود ہوں وہاں اگر خالصتہً جہالت اور خود غرضی پر مبنی شیعہ سُنّی، مقلد غیر مقلد اور بریلوی اور دیوبندی تنازعات کو بند نہ کیا گیا تو یہ جھگڑے بالآخر پاکستان کی سلامتی کے لئے ایک عظیم خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ لہذا یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ کہ آپ ان فتنہ پردازوں اور مفسدوں کا محاسبہ کرتے رہیں کہ

منفعت ایک ہے اس قوم کا نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

دعاگو: امیر علی قریشی

حال مقیم: یورپین اسلامک مشن ۲۲ رابرٹس روڈ ڈانکاسٹر انگلینڈ

صوفی غنی پرواز

جو مذہب سے بیگانہ ہے اس خان کا خالی خانہ ہے
اس شخص کو کوئی کیا سمجھے پاگل ہے یا دیوانہ ہے
یہ پھرتا رہا فضاؤں میں نہ دھوپ میں اور نہ چھاؤں میں
کیا دین کی کیا دنیا کی خبر؟ کب جینا کب مرجانا ہے
یہ پاکستان کے شہری ہیں؟ کیوں ان کی زبانیں زہری ہیں
یہ کمیونزم کے حامی ہیں، اسلام کو کب پہچانا ہے
یہ مذہب سے بیزار بھی ہیں اور ملت کے سردار بھی ہیں
میخانہ ان کا فرنگی ہے اور انگریزی پیمانہ ہے
یہ اپنے زعم باطل میں رہبر ہیں ملت بیضا کے
پر یہ تو بتائیں ہم کو ذرا کس نے انہیں لیڈر مانا ہے
ہیں جلیل قصوری کے رہبر مولانا عبیداللہ انور
جو ان کی باتیں مانے گا اس کو جنت میں جانا ہے

طبی مشورے

براہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

جوارشِ فرحت کا کرشمہ

س : آپ کی جوارش فرحت مل گئی۔ استعمال کی۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں بالکل صحتیاب ہو گیا ہوں۔ آپ کی صحت درازیٔ عمر امن اور سکون کی دعا کرتا ہوں۔ (آمین)، آپ کی دوا جوارش فرحت کو میں جادو تو نہیں کہوں گا کیونکہ وہ تو حرام ہے مگر طب یونانی کا شاہکار کہوں گا۔ قبض بالکل ختم گندے خواب، باطل خیالات سب ختم، اب تو نیند بھی خوب آتی ہے۔ ۱۶ار فروری سے پہلے سائیکل نہیں چلا سکتا تھا۔ اب ایک آدمی پیچھے بٹھا کر سائیکل چلاتا ہوں۔ پارسل کے ساتھ جو خط آیا تھا اُسے سنبھال کر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی کے اُس نوازش نامے کے ساتھ رکھ دیا ہے جو حضرت نے اپنے دستِ مبارک سے اس بندہ کو ۱۹۶۵ء میں تحریر فرمایا تھا۔ اگر مزید دوائی کی ضرورت ہے تو ایک پارسل اور بھیج دیں۔ ویسے تو میں تندرست بلکہ جوان ہو گیا ہوں۔

(حوالدار منشی خان اکاڑہ)

ج : جوارش فرحت کی تعریف کا شکریہ! یہ تو محض اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے ورنہ یہ ہیچمدان اس لائق کہاں؟ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کی دعاؤں کی برکت ہے۔ مزید دوائی کی ضرورت تو نہیں مزید جوارش فرحت موسم سرما میں استعمال فرمایئے گا یا جیسے ارشاد ہو تعمیل ہوگی۔

سوزشِ امعاء

س : بندہ کو ہر وقت صرف دائیں طرف جگر سے نیچے آنتوں میں معمولی درد رہتا ہے جو کبھی معدہ اور جگر کے درمیان بھی ہوتا ہے اور کبھی دائیں آنت میں چلا جاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر کو دکھایا۔ انہوں نے آنتوں کی سوزش قرار دیا۔ حکیموں کو دکھایا انہوں نے ریح بتایا۔ کوئی اچھا سا نسخہ تجویز کریں۔ عمر ۳۰ سال ہے باقی صحت ٹھیک ہے۔

(محمد ارشد، رشید دواخانہ، چنیوٹ)

ج : اگر قبض رہتی ہے تو ریح کا امکان ہے۔ اگر پیچش کی شکایت ہے تو سوزش کا اندیشہ ہے۔ قبض کی صورت میں حب کبد نوشادری دو دو گولیاں دن میں تین مرتبہ صبح دوپہر شام بعد از طعام کھائیں۔ سوزش کی صورت میں جوارش کمونی اور جوارش مصطگی ۳/۳ ماشہ کھائیں۔ تین بار استعمال کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

لکنت

س : تقریباً چار پانچ سال سے میری زبان میں لکنت ہے کوئی علاج بتائیں۔

دعا (عاشق حسین لاشاری، نواب شاہ سندھ)

ج : خدام الدین کے کسی گزشتہ شمارے میں لکنت کے نسخے شائع ہوئے ہیں آپ وہ نسخے استعمال کریں۔

سیدنا صدیق اکبرؓ

سید عطاء الرحمٰن جعفری
بی اے (آنرز)

صداقتوں کا مصدّق وہ مومنِ اوّل
وہ حق شناس وہ حق بین حق گزارِ نبیؐ
شرف ملا جسے صدّیقیت کا وہ بوبکرؓ
حقیقتوں کا شناسا وہ حق شعارِ نبیؐ
خدا نے جس کو کہا صاحبِ رسول اللہ
رفیقِ راہِ محبّت وہ یارِ غارِ نبیؐ
جو قبل و بعد نبوّت ہمیشہ ساتھ رہا
حبیبِ سرورِ کونین دوستدارِ نبیؐ
وہ سارا مال نہ کیوں رکھ دے لا کے قدموں میں
جو دینِ حق کا سپاہی ہو جاں سپارِ نبیؐ
وہ زیبِ مسندِ ایماں، خلیفۂ اسلام
عطا کیا ہے جسے حق نے اقتدارِ نبیؐ

خانیوال اور کبیر والا میں خدام الدین ملنے کے پتے

۱۔ مولوی مقبول احمد مولوی عبید اللہ انور دار العلوم عیدگاہ کبیر والا
۲۔ مجاہد کتاب گھر، لکڑ ہٹہ روڈ کبیر والا
۳۔ حفیظ کتاب گھر مخدوم پور روڈ کبیر والا
۴۔ مولانا منظور الحق صاحب جامع مسجد مہاجرین لکڑ ہٹہ کبیر والا
۵۔ مولانا عبد الغفور صاحب جامعہ قاسمیہ پل بارہ میل کبیر والا
۶۔ کتب خانہ صدیقیہ کچہری بازار خانیوال
۷۔ کتب خانہ فاروقیہ سینما روڈ خانیوال
۸۔ جامع مسجد غلہ منڈی خانیوال
۹۔ مولانا محمد شریف صاحب لال مسجد بلاک ۱ خانیوال
۱۰۔ تبلیغی مرکز بلال مسجد خانیوال
۱۱۔ مولوی محمد سعید صاحب فاضل شاہ کبیر والا
۱۲۔ مولوی کفایت اللہ صاحب ممداں کبیر والا

بقیہ : حضرت امیر معاویہؓ

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو رسول اللہ صؐ نے جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو حضرت معاویہؓ نے ربنا لک الحمد (اے ہمارے رب سب تعریف تیری ہی ہے) اس سے بڑا مرتبہ کیا ہو سکتا ہے۔

۳۔ فیلسوف ہند حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ حضرت معاویہ بن سفیانؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم اور بڑے صاحب فضیلت صحابی تھے اور صحابہ میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ کبھی ان کے حق میں بدی نہ رکھنا اور آپ کی بدگوئی کر کے گمراہی میں نہ گرنا۔ تا کہ فعل حرام کے مرتکب نہ

باقی